مسافرانِ آخرت

ادارہ

سید غلام مصطفیٰ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (تحریر: سید محمد کفیل بخاری) آپ علاقہ دین پور (عبدالحکیم، ضلع خانیوال) کی معروف دینی اور سماجی شخصیت تھے۔ ۱۹۴۴ء میں میرے دادا حضرت سید محمد شفیع شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب رحمۃ اللہ میرے چچا اور سسر تھے۔ قائدِ احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ کے برادرِ نسبتی اور سید عطاء المنان بخاری کے ماموں تھے۔ یکم اکتوبر کو طبیعت کچھ ناساز ہوئی، تین دن اپنے دوست اور معالج ڈاکٹر عبدالستار صاحب کے زیرِ علاج رہے، طبیعت زیادہ بگڑنے پر ۴/ اکتوبر جمعرات کو ملتان کے ایک مقامی ہسپتال میں داخل ہوئے اور ۲۷/ محرم ۱۴۴۰ھ/ ۸/ اکتوبر ۲۰۱۸ء بروز پیر شام ۵ بجے انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ انھوں نے حفظ قرآنِ کریم حافظ واحد بخش رحمہ اللہ (مدرس مسجد پیر مبارک شاہ رحمۃ اللہ علیہ) سے حفظ کیا۔ کچھ اسباق حضرت حافظ محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ سے بھی پڑھے۔ درسِ نظامی کی ابتدائی کتابیں علاقے کے معروف عالم اور طبیب حضرت حافظ غلام قادر رحمہ اللہ سے پڑھیں۔ حافظ غلام قادر رحمہ اللہ علاقے کی معروف سیاسی شخصیت اور بہت بااثر تھے۔ ان کی تربیت نے سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب مرحوم کو سیاسی اور سماجی میدان میں بھی بااثر اور باعزت بنا دیا۔ انتخابات میں جس امیدوار کی حمایت کرتے وہ کامیاب ہوجاتا۔

جید حافظ قرآن تھے، روزانہ تلاوتِ قرآن ان کا معمول تھا۔ اہتمام اور پابندی سے مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے۔ فجر کے بعد اشراق تک مسجد میں رہتے۔ تلاوت اور نوافل کے بعد گھر تشریف لاتے۔ رمضان المبارک میں کئی محراب سنائے اور اب آخر عمر میں امام تراویح کے سامع بنتے۔ آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ دو بیٹے مولانا سید عمر مجتبیٰ اور مولوی سید جواد علی حافظ قرآن اور فارغ التحصیل عالم ہیں۔ دوسرے نمبر پر سید حماد ولی زمیندارہ کرتے ہیں، انھیں بھی نماز، روزہ اور دیگر دینی اعمال کا پابند بنایا۔ بڑی بیٹی میری اہلیہ ہیں اور سب سے چھوٹی بیٹی بھی ماشاء اللہ حافظہ اور عالمہ ہیں۔ غرض اپنی تمام اولاد کو دین کی طرف ہی لگایا اور آخرت کا سامان بنایا۔ عبدالحکیم شہر میں صابری مسجد (تبلیغی مرکز) سرپرست و نگران تھے۔ اسی طرح کئی مدارس و مساجد کی سرپرستی کرتے تھے۔ اپنے علاقے کے لوگوں کے مسائل حل کرنے میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ پنچایت میں اُن کے فیصلے حامی اور مخالف دونوں تسلیم کرتے تھے۔ کئی لوگوں کی امانتیں اُن کے پاس رکھی ہوتی اور بعض مستحق خاندانوں کی مالی خدمت بھی کرتے تھے۔ بہت مہمان نواز تھے۔ مہمان کے آنے پر بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے اور خوب تواضع کرتے۔

آخری وقت اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ لا اِلٰہ الا اللہ بآواز بلند پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پاس موجود تینوں بیٹوں اور خاندان کے دیگر افراد کو گواہ بنا گئے اور یہ اُن کا آخری کلام تھا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے، خطائیں معاف فرمائے اور حسنات قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ حدیث پاک میں ہے جس نے آخری کلام لا اِلٰہ الا اللہ کیا، وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اس حدیث پاک کا مصداق بنائے۔ ہم سب اہلِ خاندان شدید صدمے میں ہیں،